



مذہبوں کی بابت

نظام التوقيت

[illegible]

المشقة

حضرت مولیٰ انور علیہ السلام نے حضرت شیخ الاسلام ابو شامہ فریابیؒ سے فرمایا:

* اے مولیٰ ہمیشہ غلویت میں نہ رہو، غلویت غلویت کو اس سے آسان اور افضل

ایست: ۱. کجی من مدخل العرش استوفی

[illegible][illegible]

حديث : اَعْلَمْتُكُمْ مَعْنَى حَرْفِ اللّٰهِ تَعَالٰی :

تسبیح و مال چھڑے، چھوڑے حساب کر
دستِ اہلِ بیخود میں دلی کہ کہہ کر
موتِ حیات سے لڑاؤ دیکھ لے آؤ اہلِ
نور و شہرِ انور یا نہیں؟ ہنس کے چھیناؤں
سولانا کھجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :
دلی بُد مرست و جبِ ذوالِ لیل
کہ دایِ سفاکی نہ سیدِ حق تعالیٰ
نرمہ دلی نہا کہ دیکھ آؤ اُسی نہ ہے
صامت دلی میں نہ نظر آتا ہے

[illegible]

شغل سلطان ابقار

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَ تَحْقِيقَ الْعِبْرَانِيَّةِ وَفِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا

جہاں یہ مکان تھا جگہ جہاں اس کا گھر تھا اور نہ کسی کی آواز نہ سنائی دیتی تھی وہاں
 عورت سے بندہ سواٹھ والا نکلتا تھا کی کوئی راستہ نہ تھا۔ جب دروازہ کھٹک گیا جیسے
 تو بالکل اندھیرا تھا کہ عورت یہاں سے جے راست جس سے اندھا مال تک پہنچنے کا

کبھی آنحضرت علیہ السلام پر سوار ہوتے اور وحی نازل ہو جاتی تھی۔

مذہب جو کہ اس شغل کے لئے خلوت اور باطنی پر ہی بہت ضروری ہے کہ وہ ملے
خلوت ہی ایک ایسی جگہ ہے جس سے خدا کے ملنے کا راستہ ملتا ہے۔

خلوت کی جگہ

[illegible][illegible][illegible]

ساتوں لطافت یہ ہیں

- ۱۱۔ بیلا لطیفہ نقاب ہے یہ باتیں پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے۔
۱۲۔ دوسرا لطیفہ ریح ہے یہ باتیں پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے۔
۱۳۔ تیسرا لطیفہ ریح ہے یہ باتیں پستان کے اوپر دو انگلی کے فاصلہ پر ہے۔
۱۴۔ چوتھا لطیفہ غرض ہے یہ باتیں پستان کے اوپر دو انگلی کے فاصلہ پر ہے۔
۱۵۔ پانچواں لطیفہ اغرض ہے وہ سینہ کے درمیان ہے۔
۱۶۔ چھٹا لطیفہ غرض ہے اس کا مقام دواہی اور ہاں کے درمیان ہے۔
۱۷۔ ساتواں لطیفہ قابض ہے یہ ایک انگلی ام المیاش میں ہے عرض آفتاب
کا عرض کو عرض چھوٹا ہے۔ اس کو مرنیا۔ لوگ دلی دور مدور اور سلطان الا کو کار
انہد غرض غرضی۔ دسواں درواز کے علاوہ ہیں خلعت ماسوں سے لاد فرمایا تھی۔
۱۸۔ اسی دروازوں کے چار ہیں کما ہات ہیں اور یہ وہی حجابات ہیں جو
ہندہ اور اللہ کے درمیان مانگتے ہیں۔

ہر چار سو سالوں کے بعد ایک بار اس کی عورت میں ایک عفت
خاک کوئی ہے کہ ایک ایک دن کی ریاضت سے ایک ایک پہاڑ روجہ جیگر

علاؤیس کی بات یہاں تک پہنچ رہی تھی کہ جب اس کا پس روڑ کی غفلت میں نہ ہو تو
 اس کے لئے ہمارے وہاں ہر کے ساتھیوں کا سر کر دیتے تھے تو چاہیوں
 اس کے لئے ہوں۔

[illegible]

میرت ہے۔ ہر وقت دریا کے کنارے پہاڑوں میں مقیم رہتا ہے اور کھیتوں کی کوئی
پہیزا کے زمین حلقہ نہیں ہوتی۔ ہر چیز میں ذات کا کھنکھاتا ہے۔ یہ ایک خوب
برکھنکھاتا ہے آتے ہیں۔ یہ کیفیت ہر حال میں برکھنکھاتا ہے۔ کوئی چھوٹے

ہوتا ہے وہ قریب و آفریقہ سے ہر پتہ پر اپنے مہم سے وہ ایک طرف سے
یہ طریقہ سب سے عملی انداز علیہ السلام سے لیکر اس زمانہ کے مسافر و کرام کا ہے
اسی طرح مکی کرم کے تشریف کا کشف حاصل ہوگا اور مقامات دوست و غیبی قریب
نمایاں ہونے لگیں گے اور یہی طریقہ سب سے سہل و آسان ہے اس کے ساتھ ہی وقت خوشیہ
میں ہمارے راز بھی ہے۔ ایک جو کہیں سے سفر کرے مرقبہ میں شوق سے کار بند ہوا

آفكار

حسن علی احمد علیہ السلام نے فرمایا :

ان فرقہ کے مخالفین میں علامہ عالم نے ایک خاصیت رکھنے والے ہیں کہ اگر کسی چیز
پر ان کا حق ہو چکا ہو تو ان کو اس کا تصور نہ رہتا ہے تو بالآخر ایسی حریت ہو جاتی ہے
کہ وہ وہ چیز پہناتے ہیں اور اپنے میں اس چیز میں کوئی تیسر نہیں رہتی۔ پس
انسان میں خاصیت کے پیدا کرنے سے غلام کا مقصد ہے کہ انسان ہر وقت
ان حریتوں میں رہے اور ان فرقہ کشیہ کو دل سے اس طرح دور کر دے کہ وہ ان میں عمل
نہیں کرتے اور ان کو نہایت فانی قرار دے جاوے۔

[illegible]

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے تمام تعلیم کی بنیاد یعنی اہل علم کی اعزازی تلمیذوں کو

اور باطن سے بھی
۱۲ معترضی ۳۰ نگرانی ۴۰ جیسوق ۵ دلاہتی ۶ انکس

۱۱ مریض
۱۲ باطنی۔
۱۳ ہر روز صبح و شام کے بعد اس کے چکر آگے چلایا جائے گا۔

۱۰. ایسا پڑتی۔
اس کے علاوہ ایک بہادر فرزند اس سرزمین کے جبرائیل علیہ السلام سے
محمد کو معلوم ہوئے۔ جبرور کو گرنے والے پر خود ظاہر ہوا تھا کہ یہاں
اور باقی تمام آدمائیں اور ملائیں صرف تصدیق قلب و مرکزہ نفس کے لئے

کہاتے ہیں۔ اور تسخیرِ خلیفان درجہِ کرام کے لئے حزبِ البحر پڑھا کریں۔



حضرت اقدس امین محمد قزوینی عداوت میں کیوں خود قتل
فرمایا اور عداوت کا نفس ہے۔ جیسا کہ کہ ہے وہاں گڑ ہے
خود دہلی آگست کا باب در عداوت خود قتل ام اکبر باب
فرمایا ہے میں تمہاری کتابوں سے ملے۔ عداوت میں تو سب کہ ہوں کہ ہوں ہے
اور دہلی قتل خانہ آگ لگا ہے۔ میں سچ گوئی میں نہیں فرمودہ آگست
خود یہ تو اہل عداوت کا گھر ہے۔ عداوت میں نہیں کہ جگہ خدا خود فرمایا ہے
کہ وہاں کو گھر مسجد یہ وہ کعبہ سے بہتر ہے
یہ عجیب عداوت کا خانہ ام اکبر ہے

و راسته علی بن ابی طالب است و این را سبب نامیده اند و راسته
 علی بن ابی طالب را سبب نامیده اند و این را سبب نامیده اند
 علی بن ابی طالب را سبب نامیده اند و این را سبب نامیده اند
 علی بن ابی طالب را سبب نامیده اند و این را سبب نامیده اند

میں نے یہ نصرت میں پسند ہے
 آگ کو پسند ہے کہ نیکو آگ کے

تو کف فیض از رخ محبوب است
عالم کرد الفش برنگ او بے سمان
ز ویرانکاه محبوب اشاده که کس نه ترسید
جسم پر گلی بر آن سجده

جسم منی بگشاید و بیرون آید
سحاب چو در جبهه جانان
اگر کچور شوی از نردیس سینه مستر رحمان
تزیین و تیر و هم ترا برده ای گدازد
نماز و نفس بخوانی قلم زنده چند است

وفا و نکل بختیاری که در زندان پنداشت
صلوات بخیر و برادران و خدای در خیر پنداشت
و در زندان و توبه و صبر که در زندان پنداشت
و در زندان و توبه و صبر که در زندان پنداشت

ترجمہ و تفسیر احادیث اچھے اچھے علماء و محدثین کے ہونے چاہئے جو حدیث کی جڑیں آکر میں نورانی
مکرم ہوتے گئے۔

نظا هر گز چه اوقات متدبر کرده است پرتو
 و باطن عینا بهر لعلی سرایان و نیروانی
 ترجمه اگر چه ظاهر میں بے شمار چیزیں نظر کر رہی ہیں مگر باطن میں حقیقت سب کا ایک ہی ہے کہ
 تو بھروسہ طائر قدس پر ایم کر رہا ہے
 لعل پر دلو تو دہلا جا کر کھن آواز انسان
 ترجمہ تو جگن پاک کو پندہ مخاسم کہ جانی میں چسپن گیا آب بھی نفس نامہ کا لاشن

[illegible]

ہاں یہ جس پر غرض اسی نام میں ملوایا ہے
 پس کہ اسرار میں جو اللہ ہے
 نہیں تھا اگر میں خود اللہ ہی اللہ ہے
 جو میری جگہ پر آتا ہے اللہ ہی اللہ ہے

تقصیر قلب

قلب کو نہ خالی اور نہ بھری کہ یہ تھا بہت اندرونی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے قبول اور سہا ہے چہرہ و آپس کی طرف نہیں دیکھتا
اللہ تعالیٰ صورت تو ہمارے دل کی طرف دیکھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں
کرتا جو فقط ظاہر میں اچھے معلوم ہیں اور اخلاص و محبت اور توحید نہیں ہے نالہ ہو
مشغول کرنا نفس لگا کر تو عبادت میں مشغول ہو سکتا ہے مگر غفلت چھارہاں ہے
اور دل میں تیر تیر ہو کہ خدا حاضر و ناظر ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہو تو ایسے اعمال کو
مقبول نہیں ہوتے۔ کیونکہ قلب خاص عمل نظر نہیں ہے سلطان الہی ہے۔ اور
روحانی اور باطن ملک الہی ہے جب ملک دل کی حالت درست ہو چکی کہ
محبت ظاہر اور خفا کی حاصل نہیں ہوتی۔

فریاد الخیر توحید اور اخلاص ہی کے لئے نماز روزہ صدقہ وغیرہ عبادت کرتے اور
کہ کسی دیر میں بھی شام نہیں ہے۔ کس عدم ہوا کہ غلامت اور مقبول عند اللہ
تعالیٰ ہو اور اخلاص قلب کے لئے ملامت نہیں ہو اور اس کا شکر عبادت
اور اللہ کی تعارفی اور شکر ہے۔ جو ان دین نے اخلاص قلب کے لئے فرمایا ہے
اور اختیار کی ہیں اس لئے کہ سلام و توبہ خداوند نہیں بھیجا ہوتا تھا جس کی

کتاب رحمت حق و کتاب رحمت حق میں ملاحظہ کریں۔

مخالفین

سب کا چہرہ سے چمک چمک کر کے کرنی چھوٹی بڑی نافرمانی میں نہ کر کے تمام وقت
میں رحمت اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اس کے ثبوت میں لگا کر سے اور کرنی حکم خدا کا
نہ چھوڑے۔ ایک کام کر کے اور چھوڑے کر کے چھوڑنے والی ہے۔ یعنی دنیا
کی لذت اور لذت حاصل کر کے تمام کو چھوڑ دے جس میں خدا اور دُعا راضی ہے وہ کام
کر کے اور خواہشات نفسانی کی منانیت کر۔ یعنی جو چیز نفس مانگے اس کا بدلہ ہی
منانیت چیز نفس کی ہے۔ جس کام میں نفس خوش ہو وہ کام نہ کر کے ہر وقت نفس
کی منانیت کرنا ہے اور ایک کام کر کے اور ہر وقت ذکر و فکر اشغال قلبیہ میں
و دھیان رکھے تاکہ نفس امارت اپنی کا عادی ہو کر تمام خواہشات ختم کر کے خیرات
جو پہلے تھیں۔ یہ ہے ذکر نفس جو سال الی اللہ کا نہ لے کر ہے۔ حدیث سے ثابت ہے
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ دَانَ دِينَهُ وَمَنْ تَبَتَّ نَفْسَهُ تَبَتَّ دِينُهُ
تس کر کے چھوڑ کر جو کہ غلبہ قلب اور ذکر نفس سے ہی معرفت الہی حاصل ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ تمام عباد میں اور علیٰ حقیت حق تعالیٰ قلب و ذکر نفس کے لئے کئے جاتے
ہیں۔ پس اس میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کی کشتی کرنا ہے تاکہ معرفت الہی حاصل
ہو۔ ہاں کتاب و معرفت حق اور دھن حق کا مطالعہ کریں۔



غزل

محبوبہ۔ برگزینہ بہار آسمانہ خلق حریف طبع گزشتہ آسمانہ
ترجمہ۔ برگزینہ بہار آسمانہ کی اور خلقت کر اس جادو سے بچ کر آئی۔
وہاں کو میں جس کو علیٰ حقیت دیتا پس وہ نہ انصاف نہ آسمانہ
ترجمہ۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا ہی ایک ہے اور ہیں جس کا ہم پر نعمت طوست کا پتہ
برخیزش جلوہ دادن خود لو کار تو حسد شرار و نہ تو چہ بار آسمانہ
ترجمہ۔ اپنے آپ پر جلوہ دینا تیرا ہی کام ہے سطرچ سے خود تیرے سے بے نیازی ہے
بر خود جہاں انور انداز حق تعالیٰ خود در و دل پر وہ خسر چہ آسمانہ
ترجمہ۔ اپنے آپ پر جہاں کو روشن کیا اپنے نور سے میر خود ہی در پر وہ خسر چہ آسمانہ
لے ظاہر تو عاشق و معشوق بافت مطلق را کہ دیدہ غلبہ کار آسمانہ
ترجمہ۔ ظاہر تو عاشق و معشوق بافت مطلق را کہ دیدہ غلبہ کار آسمانہ
ترجمہ۔ جہاں پر کو ریدہ است پس حدیث از کفر و دین ہر آئینہ جہاں آسمانہ
ترجمہ۔ اس بات کی خوش خبری کہ یہ سچی وہ دین اور کفر سے بیزار ہو گیا۔
وہ تمام از حدیث شدہ زیر چاروں پس چوں زمانہ دے چہ آسمانہ
ترجمہ۔ کو ہم پہلے یہ بات سن کر چاروں کے عہد تو کی طرح دنیا کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

غزل

آئیں بہار کشیدی ہجو سکھار آئیدی باخوری باخود تماشہ سے بال آئیدی
ترجمہ۔ منہ پر چوہ والی کو سکھاروں کی طرح تو آیا اپنا تماشہ دیکھنے کو خود ہزار میں آیا۔
خوشی را ملو کہدی اندر آئیدی آئیدی ہم نہاوی خود باخود آئیدی
ترجمہ۔ تمام آئینوں میں تو نے اپنا منہ دکھا یا آئینہ تمام رکھ اور خود ہی دکھا ہوا۔

[illegible]

یہ دعا پڑھو
 اللَّهُمَّ لَا تَسْبِغْ لِي ذِكْرًا وَلَا تَجْعَلْ خَيْرَ مِنَ الْفَائِزِينَ لِقَوْمٍ
 نَفَلَ لِقَوْمٍ بَرٍّ نَزِيمٍ بَدْرٍ كَرِيمٍ
 کہو یہ ہے۔ اس طریقہ سے روزانہ کا حصول رکے اور اکثر اوقات میں فکر کے ساتھ کہ
 اللَّهُمَّ هُوَ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں مشغول ہے۔

ختم خواجگان قادریہ

طریقہ

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

۱ بار

۱۰۰ بار

۱۰۰ بار

۱۰۰ بار

۱۰۰ بار

۱۱ بار

۱۱ بار

۱۱ بار

۱۰۰ بار

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی امور کے حاصل کرنے اور دشمنوں و
مناہدوں کے شر کو دفع کرنے اور خبیات امار کے ظہور کے لئے اور ہر حاجت
پر آئے کرکھ کرکھ کبریت احمدیہ

شکر و تحسین اللہ میں اور اس سے بڑھ کر شکر و تحسین تو خدا کا خاصہ ہے
اور اس کے بعد شکر و تحسین کا سبب جو دعا ہے کہ میں اس میں شکر و تحسین کرتا ہوں اور
اس دعا سے شکر و تحسین کی ہر قسم کی حاجت کو حاصل کروں گا اور اس کے بعد
اس دعا کو پڑھ کر ہر روز صبح و شام اس دعا سے دعا کروں گا کہ میں اس دعا سے
جو دعا ہے

اللہم انی اعوذ بک من الفقر والبخل ومن الهم والحزن ومن
الغم والضيق ومن العجز والكسل ومن الجبن والبخل ومن
الغفلة والنسيان ومن الهم والحزن ومن الغم والضيق ومن
العجز والكسل ومن الجبن والبخل ومن الغفلة والنسيان
اللہم انی اعوذ بک من الفقر والبخل ومن الهم والحزن ومن
الغم والضيق ومن العجز والكسل ومن الجبن والبخل ومن
الغفلة والنسيان

دعا کی یہ حالت ہے کہ میں اس دعا سے دعا کروں گا کہ میں اس دعا سے
جو دعا ہے کہ میں اس دعا سے دعا کروں گا کہ میں اس دعا سے
جو دعا ہے کہ میں اس دعا سے دعا کروں گا کہ میں اس دعا سے
جو دعا ہے کہ میں اس دعا سے دعا کروں گا کہ میں اس دعا سے

مختصر قرآن مجید کی زیارت کرنے کا طریقہ

جب ہر شب افغنیہ کرو رکعت افغنی پڑھتے ہیں رکعت میں آیت الکرسی
ایک بار اور سورۃ اخلاص پچھو پندرہ بار پڑھ کر سلام کے بعد ہر روز قرآن مجید
پڑھ کر ہر روز دو رکعت پڑھتے ہیں
اللہم انی اعوذ بک من الفقر والبخل ومن الهم والحزن ومن
الغم والضيق ومن العجز والكسل ومن الجبن والبخل ومن
الغفلة والنسيان

برائے تسخیر و حب و قضا حاجات

پہلے تو خاص درجہ مطلوب اور دیگر تمام حاجات دنیاوی کے
لئے نہایت مستعد ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ
عروج اور قری میں ایک وقت مقرر کر کے دعاؤں کا تردد و شریف کے بعد
شریعت کو پڑھنا شروع کر کے جب ساری قرآن پڑھ لے تو ہر پانچ رکعت کے بعد
اللہم شریف اس طرح پڑھتے ہیں کہ جب آیت الکرسی پڑھ کر پانچ رکعت پڑھتے ہیں
کہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں رہ کر ہر روز ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر ہر روز
کے تمام ہونے کے بعد چار رکعت نماز افغنی قضا حاجت کی نیت سے ایک

میں نے اس طرح جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔
میں نے اس کے لئے کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

أولئك الذين هم في أشد الحاجة إلى الدين

یہاں مشاعرہ نے مجھے ادیب بنایا

کئی مشاعرے لکھے اور سب اچھا اور آسان ہیں

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

[illegible]

مگر گویا تو اس کے لئے دُعا نے غفلت کرنا ہے۔
 شیخ کے یہ جواب بہت اچھے ہیں کہ اس کے ذہن کی کیفیت کرے تو اس کے عیب
 بیان کرے اور جب شیخ اس کو بُرا نہ دے اور اپنے تمام حالات فرما دے تو اس کا
 دُعا دے اور اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر دے شیخ کا حکمت و قدرت سے ہوا اور اس کے
 کہ دل میں غم نہ رہے۔ اس میں غم نہ رہے اور سب باتوں پر قیاس ہے فقط
 قیاس و گمان و خیال۔

[illegible]

۱۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۲۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۳۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۴۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۵۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۶۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۷۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۸۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۹۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔
 ۱۰۔ اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اپنے والد کے کہنے پر تم کو اپنا وارث بنایا ہے۔

فہرست کے حوالے سے اس میں کسی قسم کی غلطی ہو گئی ہے۔ ان کے حوالے کے حالات سے
 ان کے حالات سے اس میں کسی قسم کی غلطی ہو گئی ہے۔ ان کے حوالے کے حالات سے

یہاں ایک مولانا ہے جسے کہ جب تم اللہ کے پاس جھٹو اور گھر گھس اور
 ہر قسم کی باتوں سے اپنے تمام دکھ اور جھل جھل مٹاؤ اور میں اپنی بات سناؤ
 اور وہ کہے گا کہ تم میری باتوں کو جانو کہ یہاں ہرگز نہ

اس کا یہ حال تھا کہ وہ کھڑے سے پہلے طوفان لگا کر دیکھ کر آگاہ کے کام میں کوئی
بست نہ تھا۔ اس کے فطرت کو نہیں پہنچا۔ اور جب رات کو سو فٹ کے فاصلے پر لڑکر
پھرتے تھے اس لیے کہ وہ کھڑے کھڑے ٹھیک ٹھیک لڑکر نہ جھڑکے اور بددیواری کے
لیکھ کر نہ لڑے۔ پہلے وہ لڑکر نہ لڑے۔

۱۲ حضرت یاسین علیہ السلام اور زمین پر پھیلنے والے آسمان کے درمیان کی بات

۱۲۰۰ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ مبارک کے روزے اور شکریت کے

تمام جنگوں کے سوا فتنے علی مدعو
۱۳۱۱ اپنے حیرت کرات والے ہیں کہ ان کے ایک وزیر قصور خضر کو کرایہ کروا کر وہیں کے رعایا
کا توبہ جو وقت اپنے قریب سمجھو۔

۱۵ اے قلم کیوں وہ حالات سے چیر کر اطلاق دیتے رہو اور حواس کا کھلم نہ
اس کے آگے کھینچ لیں کہ رو۔ وہ سب کو ہماری مثل کے خلاف منہ منہ کرنا چاہتا ہے جس کی
مذہب کو کہہ کر اس طرف سے جواب بھی ملے۔

۱۶ اپنے چیر کائب رنڈل سمجھ کر ہمیشہ اس کا ایسا ادب کرو کہ گویا تم اس کے سامنے کرنی ہوتے ہو۔

۱۷۔ پیر بھائی کو سنگے بھائی سے زیادہ عزیز و برادر ایک جہان و دو قالب برادرانہ
جسے سنگے کٹر سے بھائی بولی تو ان کو روڑا نہ دیا جیسا نہایت لازمی چیز ہے۔

۱۸. در مورد شربت کادو و غیره آقا محمد باقر است که بسیار بزرگوار و پخته و در میان ما ماهر
اورد یعنی در کائنات که حالت پروردگار که میگوید.

۱۶۔ حالتِ دلالت میں ایک دفعہ اپنے مشیخ کے مشائخ کے نام پڑھ لیا کہ وہاں جہاں تک ممکن ہو ان کے مزارات کی زیارت کرنے جاؤ اور اس روحانی تفتیش کے واسطے درجہ درجہ سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۰۔ خلاف شریعت پیروں سے، مجذوبوں سے اور فقیروں پر مسلک کرنے والے
معاذ اللہ! کہ محبت سے سکو اور اپنے عقائد کے خلاف کوئی تحریر نہ لکھیں۔

۱۸۱۔ پیر کے دنیا کے کام نہ لے۔ اسی سے دنیاوی تفتیش کو معنی سنا کر غصہ چاہو۔

۱۱۵ مریحہ کے لئے کہے ابعد الیہ عابد سچے اور نیک بن جانا کہ تیار رہا انہم میں بھی بخیر ہے

مذہب سے کام لیں اور کوشش کریں۔ ایسا نہ کہ چونکہ پیروں کے ہم اور قرآن و احادیث سے

محنت کر کے وہ کسی کاؤ - آغا بازی سے پیدا یا مال نہ لو۔ بلکہ وقت مناسب نہ کر دو
مذہب کے لئے کسی کی محنت اور کسی کی شہرت نہ ضروری۔ ہاں باپ اور بیوی بچوں کا
کے اور گھر۔ بچوں کے سوا کسی غیر ضرورت کا خیال میں دل میں نہ لائے۔ دنیا چھوڑنے
اور مالی چیزیں رہنے کا ارادہ بھی نہ کرے۔ جب تک زندہ لگے ہے ہاتھ پاؤں سے
خدا کا اپنا اور بندوں کا کام کرو۔ وہم اور شک کو چھوڑ دو۔

اسلام صاف اور آسان دین ہے اس کے کاموں میں محبت و نرمی سے
مشغول نہ ہوں، محبت، غلو و تکلف و غرضی کو سب کاموں سے مقدم جانے اور
اپنے غم و غم کے سوا کسی غیر ضرورت کا خیال میں دل میں مت لائے۔ گھر میں پیروں سے
بھی نہ کہیں۔ بچوں کو کھانا نہ ساز دوڑے کے سیکھنے سب سے پہلے زبانی یاد
کراؤ۔ اسراحت اور فضول خرچی نہ کرو۔ آمدنی سے خرچ نہ بڑھائو۔ روز حساب
کے ہاتھ نہ لگائے۔ نہ خرچ نہ بڑھائو۔ قرض بھی نہ لے کر پابے فائدہ نہ جانے۔
نہ کسی غلو و غلو و غلو سے کرنا بہت بُری بات ہے اس سے عذاب نازل
ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ کے حکامات سے پرہیز کر کے سادہ زندگی بسر کرو۔

جہاں مسلمان ہوں، ایتیم، بیمار اور مسافر کی خبر گیری و خدمت کو فرض سمجھو
کسی مذہب کے مذہب کو بڑا نہ کہو۔ پاک لباس، پاک جسم، پاک مکان، پاک پانی
پاک کھانے کا خیال رکھو۔ ہر چیز کی صفائی اسلام نے لازم کی ہے۔

پیدا ہونے میں حلاوت بھی کرو و صورت دکھا۔ تمویز پر نہ رہو۔ گالیاں نہ بھجی گندے
دھتھ لہان سے نہ بولو۔ کوئی شہر استعمال نہ کرو۔ مزاج کو نرم اور چہرہ کو منہس رکھو
نہ کسی اور مذہب سے دشمنی نہ کرو۔ ہر مذہب کے پیروں اور سیکھنے والوں میں درجائیں
نہ کسی اور مذہب سے بھوک۔ نیاز و خیرات انہیں بھیجیے۔ انہیں نہ لیں۔ ایک گھنٹہ
نہ کسی اور مذہب سے کھانے پینے کے برہنہ کے خلاف نہیں۔

ضروری معلومات

پہلے مرید کو یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ تصوف کی تعلیم کا قیاس کیا ہے اور تصوف
کی مشہور اصطلاحات کا کیا مطلب ہے؟
یاد رکھو کہ سب سے پہلے اللہ کی ذات و صفات کو سمجھنا چاہیے کہ یہ تصوف اور
مذہب اسلام کی بنیاد ہے۔

ذات

ایک ہستی مطلق ہے جس کو واجب الوجود کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ بغیر
کے کل ہے۔ وہ سب کو پیدا ہے، لیکن خود اس واسطے سے باہر ہے کہ کسی علم میں نہیں سما
سکتی وہ کسی قید میں نہیں آسکتی اس میں زوال و تغیر نہیں ہے۔
سب تغیریں اس سے متولد ہیں مگر وہ کسی سے موجود نہیں ہے اور زمین و
آسمان میں اس کے سوا اور کچھ بھی اس کے بغیر نہیں پایا جاتا۔ اس واسطے کہ اس
ایک ہی ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس
سے کوئی پیدا ہوا۔

مگر اس کی شناخت بغیر ناموں اور صفات اور ان کے رنگ و بو کے محال ہے اس
واسطے صفات و اسما کا عرفان مقدم ہے۔

صفات

جب وہ ہستی مطلق مرتبہ ظہور میں کسی خاص شے کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے تو
اس شان ظہور کو صفت کہتے ہیں۔ مثلاً جب مخلوق ظاہر ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ذات
کی صفت خاصہ نے تین کامیاد دکھایا۔

سے اس کائنات کا یہ تمام کام نہ کیا گئی سے چاہتا نظر آتا ہے۔
اسی سلسلے میں ضرورت ہے کہ لاہوت و جبروت و ملکوت و ناموس کی
حقیقت میں تھوڑی سی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ یہ الٰہی فکر اکثر مغربیوں کی برل پڑا
اور ان کو کتابوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

ناموس

پہلے ناموس ہے جو ہمارے اس موجودہ دھڑکس نظر آتیو الٰہی عالم کا نام ہے
اور اس عالم کی ہر ک زبان واحد مطلق میں جو کچھ کہا جائے اسکو ناموس کہنا چاہیے

ملکوت

ناموس کا نام ملکوت ہے یعنی عالم غا ہر کے بطور کو ملکوت کہتے ہیں جو عالم
ناموس کے قریب و متصل ہے ناموس کے عالم سے جب عروج ہوتا ہے تو پہلے
ملکوت کا منظر سامنے آتا ہے۔ ذکر شکستہ کے ذرائع جو ناموس میں استعمال کئے
جائیں پہلے ملکوت میں اور ان اپنی محدود ذکر کا بطور مشاہدہ کرتا ہے۔

جبروت

اس کے بعد ملکوت کے بطور کا ظہور ہوتا ہے اور اسکو جبروت کہتے ہیں گویا
جو ناموس کا جبر اور ملکوت کا باطن ہے یہاں اپنے وجود کی پوری اور خود بخود
شکستہ ہوتی ہے اور ناموس و ملکوت کے درجے اس طرف ان کے ماقامت لکھا
جینے لگتے ہیں

لاہوت

اور جبروت کا باطن ہمارا ہے جس کا نام لاہوت ہے۔ یہاں اپنی حقیقت

تعمین کی صرف جس بات رہتی ہے۔ اور نہ ذات الہیت کے سوا کچھ روح رہتی رہتی۔

لاہوت

لاہوت کا بطور لاہوت ہے۔ یہ وہ درجہ ہے جہاں ذاتی غیر رہتی ہے
نہ خبر کا جس رہتا ہے نہ ہر کائنات نظر آتا ہے نہ اوست کی ضرورت باقی رہتی ہے۔
اس کی حقیقت جاننے کو نہ لفظ کام دیتا ہے نہ کوئی نام۔ پس یہاں کچھ دینا کافی
ہے کہ وہ مقام جو ہے۔

یہاں انسان کا جبر کا ہر ناموس ہے اور اس کے حواس باطن ملکوت میں اور
ان حواس کا جہانی قول ہے اور اس سے معلوم کرنا جبروت ہے اور خود اور اس کا علم کہ
ذات جب کہ اس کا تعلق کسی محسوس سے نہ ہے اور صرف شان اور اس کا علم ہی
باقی ہو تو وہ لاہوت ہے اور جب اور اس کا احساس اپنی حسی سے بھی ہے جبروت
جائیں اور اس سے غیر کی تائید میں ان بات نہ ہے تو وہ لاہوت ہے۔

روح

قرآن شریف کی زبان میں روح امر رب ہے حدیث میں آیا ہے۔ حدیث
شریف میں آیا ہے کہ اللہ کریم نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے حالانکہ خدا کی
کوئی صورت نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ صورت روح
سے مراد ہے کہ ذات الٰہی جان ہے اور روح اس کی صورت ہے۔ پس ذات
کی کوئی شکل ہے اور نہ اس کے امر روح کی کوئی صورت ہے جس طرح ذات معنی
ہے روح بھی پوشیدہ ہے اور جس طرح ذات کی مدد و فہمید خاک، بشری صورت
سے ممکن نہیں اسی طرح اس کے امر روح کی مدد و فہمید بھی ناممکن ہے۔

روح ایک ہی چیز ہے اس کی تقسیم سال ہے مختلف اجسام میں جو ارواح ہوتی
ہیں یہ سب ارواح انہم کا پر تو ہیں جس طرح صورت ایک ہے اور اس کی شکائیں

عزل

در مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

جلدی دین فیض امت دان در دستگیر کے
 مثنیٰ خوانے بٹ رہے پیرانہ پیسہ کے
 سال بردہ یہ آگیا خالی نہیں پھرا
 چمدن سے ہو گئے دل گھر آفتاب کے
 قیدوں سے لڑہ کر گئے کسے کن ہزار
 اس وقت کن کن سکے اس پیرانہ کے
 دنگو ایندہ کی دھبہ کچھ ایسی دسترس
 نہ وہ کچھ کر نہیہ راہ سے تیر کے
 حاکم کی کشتیوں پہنچ گئی سبہ دھبہ
 تیرست میں دیکھ نام میں مانند تصویر کے
 لکھ کر مل پکڑا اپنے سر دہوں کی صند
 جتنے واسے ہول عرب کے یا وادی کشمیر کے
 محبوب ہیں وہ تیر سے مایہ ناز ہیں
 محبت نہ جہاں میں وہ بت قدر کے

برائے کشف القلوب

یہ علم حرام سے ہے اور نہایت مفید
 کے دلوں کی بات معلوم ہو جائے وہ تین ہفتہ تک مسلسل روزہ رکھے
 ترک حیوانات کے ساتھ اور ان اسباب سے جو صفا و الطہر کہلاتے
 ہیں روزانہ ہزار بار پڑھے۔ اول و آخر در شریف سرسوار ضرور پڑھا
 کرے۔ وہ اسرار یہ ہیں۔
 مہربانہ رند سچ ہمارے ہوں کو کہتے ہیں کہ خدا عزوجل کا جی
 قلب شفاء ہیکل ہزار بار پڑھے کر پھر ہزار درود شریف پڑھے
 پھر یہ دعا تین بار پڑھے
 اَللّٰهُمَّ اَكْثِفْ حَقَّ قَائِلِيْ جَمَاعَةِ الشُّفَلَاءِ وَتَمْلِكْ مَا لَمْ يَكُنْ
 اَعْلَمُ وَبَيِّتْ لِيْ فِيْ كُلِّ مَا اَسْأَلُ مَرْقَةً بَارِكْ لِقَوْلِهِ الْاَهْلُ وَاَلَا هُوَ
 لَا مَعْبُوْدَ سِوَاكَ
 پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے کہیں روز کے بعد اترے ہر نماز میں
 پڑھا۔ پھر جو شخص اس عامل کے سامنے آئے گا جو کہ اس کے دل میں
 ہر گز وہ اس پر شک و شبہ نہ کرے گا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی محبوب ہے۔

نصیحت

مزیں دوستو یادو یہ دنیا دار خیال ہے
دل اپنی ست دگا تو تم بعد میں بیان پانی ہے
نہ اسے نکل کر نے پسندے لذات دنیا میں
ہوں اندھی عشق تیری تیری کسی بتائی ہے
میں سول میں ذکر جہاد عمر اپنی تو کر توبہ
میں ہیں باپ دادا سب کہیں کہ تو نشانی ہے
کہ میں اپنی حالت پر مطلقیت پر نہ توجہ نہ پڑے
کہ اس دنیا کی ہر ایک چیز تم کو چھوٹ جاتی ہے
تو کہیں نہ تیری تیرے خدا کو یاد کر جسے کہیں
کہ آخر میں تیری نیکی تیرے ہر کام آتی ہے
نہ ہر شیطان کے تابع نہ بلکہ فرمان رب کا ہو
ہم کہہ کہہ کہہ کا نام بن سزا اچھی جو پانی ہے
شریعت کی خلاف ورزی کر گستاخوں سے تو بچاؤ
بڑی حالت ہو غلام و جبر کی جو موزائی ہے

تر روزی کیا ملال اپنی سزا پاد تو تقویٰ بن
کہ تقویٰ میں ترقی ہے یہ نصیحت جاوانی ہے
پڑنے پیر کاہل کو کہ نصیحت بھی ضروری ہے
بھڑکے شمشک کے اچھی بات کسی جانچو پانی ہے
خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کاہل ہے
سوائے خدا کے دنیا کی محبت کس نشانی ہے
شریعت کا غلام ہو جو محبوب اخلاق ہو اس میں
دل اس کا مثل آئینہ ہو یہ اسکی نشانی ہے
اگر تو طالب سلا اور اسسلاح کا جویا
تو جلدی کر پڑ مشد نصیحت یہ ایسا ہی ہے

فتیہ ایک دست لبرہ عرض کرتا ہے سنبھائی
قسم آسب کی نہ بھولے اس میں نہ لائق بگاڑ



آب زرد مشهوره که بر قروح و زخم های مسما به
 کبیریا میفتد که در محبت مرده نشان است

ہماری رویت میں کسی کے غم کو سیاہ دلی نہیں سمجھنا ہوتا ہے۔ وہ ایک اگلی رویت ہے۔ ہمارے غم کی نسبت سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر تجھ میں حوصلہ ہے تو اپنا سر درویشی کے قہقارے میں ڈال دے۔ وہ دنیا، دشت، جہنم، اللہ کی خاطر دنیا و مافیہ سے منہ موٹا ہے اور کہتا ہے کہ ہر حرکت اللہ کی رضا کا پابند ہے اور اپنی زندگی اللہ کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ ان جہنم میں جاتے ہیں۔ ان کے کفن پر ہم ہرگز شہر نہیں لگاتے اور ہر حرکت میں دعا کرتے ہیں۔ ان کے کفن پر ہم ہرگز شہر نہیں لگاتے اور ہر حرکت میں دعا کرتے ہیں۔

خدمه القدر الى السنين و قد اتم الله الدين الخيت عليهم

پھر قرآن مجید میں آئے ہیں۔

الشَّهِيدَ وَالْقِدِّيسَ وَالشَّهِيدَ وَالْقِدِّيسَ

اللہ اکبر! اور وہ کبیر انھیں ان کی صحبت میں شامل کر کے ان کی باری ہے

ان کے کہنے کا جب کہ ان سے رابطہ کر لیں یہی سعادت کے اصول کا نفاذ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مثال کیا کہ شرب کیا ہے۔

وہی ہے جس نے کونستانتین کو مروجہ مسیحیت کی

عین الہیہ کے ساتھ اپنے دل کے سینوں میں

موت و جدوں کی ہر نذر کریمت تعبیروں کی

آپ کا نام لکھ کر ہاتھ میں لیں

[illegible]

من عادی لیا ولیاً فقد ازنسته بالبر...

جو شخص میرے کس ملک کی اہانت کرتا ہے میں اسکو اعلان کر اٹھوں کہ وہ میرے

رہنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اولیاء اللہ کی شناخت صرف اس کتاب کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔

تحت کا نتیجہ جو بدعت کا اور نہ مال و پر۔ حکم کا اعلیٰ مدارجہ ہر اسطاف

سرمہ کا معاملہ بنو۔ اور جسے دیکھ کر مراد دل میں ہندی ہوا ہے۔

مزار پیر علی اقدیسیت یاد است که نیز در جوار پیر علی است
عزیزگار ان شاء و اولیاء

حاجزی سعت یول دیر

مکتبہ اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ کولہاٹ

وہ دم قدم گھیرے رکھیں ٹھہرنے کے کھارویں

دیت و جود تیرے رح سنا انیز میں نظر آئے

افسوس کہ وہی تصویر ہماری آنکھوں میں اب بھی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ہر لمحہ تقسیم کر دینے کا قویٰ عطا فرمائے اور ہم سب اپنے

کلام نہ کہاتے جس سے فائدہ نہ کریم اور اس کے لاٹوے کو سب کو نانا اٹھسکی ہو۔ آمین

